65925- عورت کا ماموں محرم ہے اور اس سے اکیلے ملا جا سکتا ہے

سوال

خاوند ملازمت پر ہو تو بیوی کا اپنے ماموں سے اکیلے میں ملنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ کئی بار ایسا ہو چکا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ماموں اپنی ساری بہنوں کی بیٹیوں اور بھانجی کی بیٹیوں کا بھی محرم ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا محرم عورتوں کے بارہ میں سورۃ النساء میں فرمان ہے :

حرام کی گئیں ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں، اور تمہاری پھوپھیاں، اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش میں موجود لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کو ایک ہی نکاح میں جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے النساء (23).

اس لیے ماموں کے لیے اپنی بہن کی بیٹی سے ملاقات اور خلوت کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور وہ اس کے ساتھ سفر بھی کر سکتی ہے جب اس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو، اسی طرح اگر وہ ماموں فاسق ہو اور اس کے اخلاق بہتر نہ ہوں اور بھانجی کے لیے امن نہ رکھتا ہو تو ایسا نہیں کیا جا سکتا، اور اگر اس میں شک پایا جائے تو خاوند کی غیر موجودگی میں ملاقات کرنے اور اس سے خلوت کرنے سے بھی منع کیا جائیگا.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (21953) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور بعض سلف صالحین مثلا عکرمہ اور شعبی رحمہ اللہ کا یہ کہنا ہے کہ ماموں اور چچا کے لیے اگر بہن اور بھائی کی بیٹی سے شادی کرنا حرام ہے لیکن اس کے لیے اپنی زیبائش ان کے آگے ظاہر کرنا جائز نہیں، بلکہ وہ ان کے سامنے پردہ کریگی، اور انہوں نے اس کی دو دلیلیں دی ہیں :

پہلی دلیل :

ماموں اور چچا سورۃ الاحزاب کی اس آیت میں مذکور نہیں جس میں عورت کے لیے محرم کے سامنے زینت کی اشیا ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی اور غلام) کے سامنے ہوں عورتوں اللہ سے ڈرتی رہو اللہ تعالی یقینا ہر چیز پر شاہد ہے الاحزاب (55).

چنانچہ یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے ماموں اور چچا کا ذکر نہیں کیا.

دوسری دلیل :

ان کا کہنا ہے : اور اس لیے بھی کہ ماموں اور چچا اپنے بیٹوں کے سامنے اس عورت کے اوصاف بیان کر سکتے ہیں.

اورعام اہل علم کہتے ہیں کہ ماموں اورچچا ان محرم مردوں میں شامل ہیں جن کے سامنے عورت کے لیے اپنی زینت والی اشیاء ظاہر کرنی مباح ہیں، اورانہوں نے آیت میں ماموں اورچچا کا ذکر نہ ہونے کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ :

1 ان دونوں کواس لیے آیت میں ذکر نہیں کیا گیا کہ یہ والدین کے مرتبہ پر ہیں، اوراسی لیے اللہ تعالی نے چچا کو باپ کہا ہے فرمان باری تعالی ہے :

کیا یعقوت علیہ السلام کی موت کے وقت تم موجود تھے ؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے ؟ توسب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء واجداد ابراہیم علیہ السلام اوراسماعیل علیہ السلام اوراسحاق علیہ السلام کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے البقرۃ(133).

یہ سب کو معلوم ہے کہ اسماعیل علیہ السلام یقوب علیہ السلام کے چچا ہیں.

2 یا پھر ان کا ذکر اس لیے نہیں کیا گیا کہ بھائی کے بیٹے اور بہن کے بیٹے کا ذکر کردیا گیا، چنانچہ چچا اورماموں اس حکم میں ان دونوں سے اولی ہیں.

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں .

یعنی ان سے پردہ نہ کرنے میں ان پر کوئی گناہ نہیں، اوراس میں چچے اورماموں کا ذکر اس لیے نہیں کیا گیا کہ جب یہ عورتیں ان سے پردہ نہیں کرتی جن کی یہ پھوپھیاں اورخالہ لگتی ہیں یعنی اپنے بھائی اوراپنی بہن کے بیٹوں سے کیونکہ یہ ان پر رفعت وبلندی رکھتی ہیں توپھر ان کا اپنے چچا اوراپنے ماموں سے بالاولی پردہ نہ کرنا ثابت ہوا" انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (788).

اورانہوں نے جو یہ علت بیان کی ہے کہ (ہوسکتا ہے چچا اورماموں اپنے بیٹوں کے سامنے ان کے اوصاف بیان کریں) اس کا جواب جمہور نے یہ دیا ہے کہ یہ تعلیل اورعلت کمزوراور ضعیف ہے، کیونکہ اگر یہ کہا جائے توپھر یہ لازم آتا ہے کہ عورت کے لیے اپنی زینت والی اشیاء کسی بھی عورت کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے بیٹوں کے سامنے اس کے اوصاف بیان کرسکتی ہے !

جمہور کے قول عورت کے لیے اپنے چچا اورماموں کے سامنے زینت والی اشیاء ظاہر کرنا جائز ہونے اوران کا اس کے پاس جانے اوران سے خلوت کرنے کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث بھی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ نازل ہونے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تومیں نے کہا : میں اس وقت تک اجازت نہیں دونگی جب اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں کیونکہ ابوالقعیس کے بھائی نے تومجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے تو دودھ ابوالقعیس کی بیوی نے پلایا ہے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تومیں آپ سے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : ابوالقعیس کا بھائی افلح آیا اورمیرے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی تومیں نے اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا حتی کہ آپ سے اجازت نہ لے لوں.

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم نے اسے اجازت کیوں نہ دی اس میں کیا چیز مانع تھی ؟ وہ تو تیرا چچا ہے !

میں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ مجھے تو ابو القعیس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا !

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اسے اجازت دے دو وہ تمہارا چچا ہے تیرا ہاتھ خاک آلودہ ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4796) صحیح مسلم حدیث نمبر (1445).

اس لیے جب رضاعی چچا کے لیے عورت کے پاس آنا اور اس سے خلوت کرنا جائز ہے تو پھر نسب کے چچا کے لیے تو بالاولی جائز ہوگا، اور ماموں بھی اسی طرح ہے.

دیکھیں : تفسیر القاسمی (298/13).

واللہ اعلم.